قرآن کریم کو پاک دل ہوکر پڑھیں گے تو حقیقی فائدہ ہوگا

اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو کہ تمہارے تقویٰ وطہارت، دعاؤں کی قبولیت اور تعلق باللہ کو دیکھ کر لوگ اس طرف کھنچے چلے آویں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 فروری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ ایمان افروز اور نصیحت آموز واقعات پیش فرمائے۔فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے پڑھنے کے مثبت اور منفی اثرات جس سوچ کے ساتھ انسان پڑھتا ہے اسی طرح کے قائم ہوتے ہیں۔محمد احسن امروہوی صاحب اور مولوی بشیر صاحب کے درمیان ایک مباحثہ سے متعلق واقعہ بیان فرمایا جس کے نتیجہ میں مخالف نے حضرت مسیح موعود کو مان لیا اور موید نے انکار کر دیا۔جس پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ علم النفس کی رو سے ڈیبیٹس کرنا سخت مضر ہے اور بعض اوقات سخت نقصان کا موجب بن جاتا ہے۔ یہ ایسے باریک مسائل ہیں جن کو سمجھنے کے لئے ہر مدرس اہلیت نہیں رکھتا۔اچھی بات میں سے بھی اگر تنقید سے اور اعتراض کی نظر سے مطلب نکالنے کی کوشش کریں تو وہ بھی ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں۔فرمایا کہ بہت سے لوگ حضرت مسیح موعود کی کتب کو سیاق وسباق سے ملائے بغیر محض اعتراض کرنے کی غرض سے پڑھتے ہیں۔قرآن کریم مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے لیکن اعتراض کرنے والوں اور ظالموں کو خسارے میں ڈالتا ہے۔پس چاہے خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہو، اس وقت تک فائدہ نہیں دیتا جب تک پاک دل ہوکر پڑھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

حضرت مصلح موعود نماز باجماعت کی اہمیت سے متعلق حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود جب کسی وجہ سے نماز کے لئے بیت میں نہ جا سکتے تھے تو گھر میں ہی باجماعت کرالیا کرتے تھے۔پس اول تو دوستوں کو ہر جگہ جماعت کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنی چاہئے اور جس کو یہ موقع نہ ہو اسے چاہئے کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہی مل کر نماز باجماعت کرالیا کرے۔ ہر جگہ دوستوں کو نماز باجماعت کا انتظام کرنا چاہئے۔اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ نماز کی خوبصورتی اس کو سنوار کر پڑھنے میں ہے۔فرمایا کہ ہر بندہ دوسرے کو سلام کرنے میں پہل کرے۔افسر ماتحت کو اور ماتحت افسر کو۔ عہدیداران خاص طور پر اس سلسلہ میں نمونہ بنیں۔ پھر نئے اور پرانے احمدیوں سب کو اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔حضور انور نے حضرت مسیح موعود پر بنائے جانے والے مقدمات میں خدا تعالیٰ کی آپ کے ساتھ تائید ونصرت کا ذکر فرمایا۔فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی آپ کے پیروکاروں کی تعداد ہزاروں لاکھوں میں پہنچ گئی تھی۔ ہر قسم کے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور یہ سلسلہ پنجاب سے نکل کر دوسرے ملکوں میں بھی پھیل گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج جو لوگ دین کے ساتھ تمسخرانہ رویہ اپنائے ہوئے ہیں کیا لوگوں کی بیہودہ گوئی کو اللہ تعالیٰ یونہی جانے دے گا۔نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا میں بھی عبرت کا نشان بناتا ہے۔پس ایسے لوگوں کا علاج ہاتھ یا بندوق سے نہیں کرنا بلکہ دعاؤں کے ذریعہ سے کرنا چاہئے۔پس اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو کہ دنیا اسے محسوس کرے۔تمہاری حالت یہ ہو کہ تمہارے تقویٰ اور طہارت، تمہاری دعاؤں کی قبولیت اور تمہارے تعلق باللہ کو دیکھ کر لوگ اس طرف کھنچے چلے آویں۔ یاد رکھو کہ احمدیت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے ذریعے سے ہوگی۔حضور انور نے حضرت مولوی برہان الدین صاحب کے مضبوط ایمان اور حضرت مسیح موعود اور آپ کے سلسلہ کے ساتھ اخلاص ووفا کا ذکر فرمایا۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود دن بھر کام کرتے لیکن روزانہ ایک دفعہ ضرور سیر کے لئے جاتے۔حضور انور نے فرمایا آجکل کے بچوں اور نوجوانوں کو بھی کھلی ہوا میں کھیلنے کی طرف توجہ دلائی جائے اور فرمایا کہ ہمارے جامعات کے طلباء کو تو خاص طور پر کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ باہر کھیلنا لازمی قرار دیا جانا چاہئے۔اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو بہرحال سیر اور کھیلیں ہونی چاہئیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مومن کو ہر وقت کام میں مصروف رہنا چاہئے۔ایک ہدف کو حاصل کر کے دوسرے ٹارگٹ کی تلاش کے لئے کمر بستہ ہو جائے اور یہی انفرادی اور قومی ترقی کا نسخہ اور راز ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین